

خواتین کے لئے درس قرآن ڈاٹ کام کا آن لائن میگزین

PAYAM-E-HAYA

ای میگزین

# پیامِ حیا

شماره نمبر  
46

1445ھ  
JANUARY 2025

ڈاکٹر انیس خورشید  
پاکستان میں لائبریری سائنس کے بانی

HAPPY

2025

Happy New Year! May this year bring happiness,  
good health, and success to all of us.



صفحہ نمبر	مضامین	صفحہ نمبر	مضامین
21	روز کا معمول بنائیں (عائشہ صدیقہ)	3	قرآن و حدیث
22	خواتین کے مسائل (دارالافتاء الاخلاص)	4	نعت (حافظ مظہر الدین)
23	بہترین کہاو تیں (ام حسن)	5	ام المؤمنین حضرت ام سلمہؓ (حضرت
24	اور ساجدہ مرگئی (نورین کمال)		مولانا محمد اسماعیل ریحان صاحب)
26	سیرت النبی ﷺ (زوجہ اقبال)	8	آمد رمضان پر ہماری تیاری (فاطمہ
27	نئے گولز (آمنہ باسط)		سعید الرحمن)
29	حقیقت حُسن (علامہ اقبال)	9	امتحانات کی اہمیت اور بچوں کی محنت کی حوصلہ
30	پکوان (خولہ اسماعیل)		انفرائی (ابو محمد)
		10	زوجہ محترمہ کے لئے اظہار تشکر (طاہر محمود)
		12	پیارے یوسف علیہ السلام (نیر تاباں)
		15	ڈاکٹر انیس خورشید۔۔ پاکستان میں لائبریری
			سائنس کے بانی (سلیم خورشید)
		18	جشن یا احتساب (عزرا خالد)
		19	ماہ رجب سے متعلق فضائل و احکام (سوریا
			جاوید اقبال)

Published at

[www.Darsequran.com](http://www.Darsequran.com)

مدیر اعلیٰ: مولانا محمد اسماعیل ریحان صاحب  
 نائب مدیر: مفتی عبدالرحمن سعید  
 ایڈمن و ایڈیٹر: فاطمہ سعید الرحمن  
 معاونات: سیمار ضوان۔ عمارہ فہیم  
 ناچیف شعیب احمد۔ عذر خالد

پیام حیا ٹیم

[www.Darsequran.com](http://www.Darsequran.com)



## کلام الہی

اور یتیموں کو ان کے مال دے دو، اور اچھے مال کو خراب مال سے تبدیل نہ کرو، اور ان (یتیموں) کا مال اپنے مال کے ساتھ ملا کر مت کھاؤ، بیشک یہ بڑا گناہ ہے۔

(سورۃ النساء: ۰۲)

## کلام نبوی

ایک شخص نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! میرے کچھ رشتہ دار ہیں، میں ان سے تعلق جوڑتا ہوں، وہ مجھ سے تعلق توڑتے ہیں، میں ان کے ساتھ نیکی کرتا ہوں، وہ میرے ساتھ برائی کرتے ہیں، میں بردباری کے ساتھ ان سے درگزر کرتا ہوں اور وہ میرے ساتھ جہالت کا برتاؤ کرتے ہیں، ارشاد فرمایا: اگر تم ایسے ہی ہو جیسے تم نے کہا ہے تو تم ان کو جلتی ہوئی راکھ کھلا رہے ہو اور جب تک تم اس روش پر رہو گے، ان کے مقابلے میں اللہ کی طرف سے ایک مددگار ہمیشہ تمہارے ساتھ رہے گا۔

(مسلم حدیث 6525)



# نعتِ رسول مقبول ﷺ

تیری نگاہ سے ذرے بھی مہر و ماہ بنے  
گدائے بے سر و سماں جہاں پناہ بنے  
رہ مدینہ میں قدسی بھی ہیں جہیں فرما  
یہ آرزو ہے مری جاں بھی خاکِ راہ بنے  
زمانہ وجد کتنا اب بھی ان کے اطراف میں ہے  
جو کوہ و دہشت کبھی تیری جلوہ گاہ بنے  
حضور کے کرم نے مجھے تسلی دی  
حضور ہی مرے غم میں میری پناہ بنے  
ترا غریب بھی شایانِ یک نوازش ہو  
تیرا فقیر بھی اک روز کج کلاہ بنے  
جہاں جہاں سے وہ گزرے جہاں جہاں ٹھہرے  
وہیں مقامِ محبت کی جلوہ گاہ بنے  
کریم یہ بھی تیری شانِ دل نوازی ہے  
کہ ہجر میں مرے جذباتِ اشک و آہ بنے  
وہ حُسن دے، جو تیرے طلعتوں کا مظہر ہو  
وہ نور دے، جو فروغِ دل و نگاہ بنے

حافظ مظہر الدین





روزانہ ویرانوں کی طرف نکل جاتیں اور زار و قطار رویا کرتی۔ ان کے گھر والوں کو کوئی احساس نہ ہوا مگر کچھ لوگوں نے ان کی گریہ و زاری سے متاثر ہو کر ان کے گھر والوں کو عار دلانی۔ آخر برادری والوں نے بچہ ان کے حوالے کر کے انہیں جانے کی اجازت دے دی۔ ان کی ہمت کا یہ عالم تھا کہ اونٹ پر سوار ہو کر اس طویل راستے پر تنہا ہی نکل کھڑی ہوئیں۔ خوش قسمتی سے

راستے میں کعبہ کے کلید بردار عثمان بن طلحہ مل گئے جو ابھی مشرف بہ اسلام نہیں ہوئے تھے مگر نہایت غیرت مند انسان تھے۔ انہوں نے منزل بمنزل ساتھ چل کر انہیں مدینہ کے سامنے چھوڑ دیا۔

چونکہ ان کے گھرانے کی دولت و ثروت مشہور تھی اس لیے اہل مدینہ کو یقین نہیں آتا تھا کہ وہ واقعی ابوامیہ کی بیٹی ہیں جو اتنا تکلیف دہ سفر طے کر کے آئی ہیں۔ مدینہ منورہ میں کچھ مدت شوہر کا ساتھ نصیب رہا۔ زوجین میں مثالی محبت تھی۔ ابو سلمہ بدر اور احد کی جنگوں میں شریک رہے۔ اس دوران لگنے والے بعض زخم بگڑ گئے، انہی دنوں ام سلمہ نے اپنے شوہر سے کہا: سنا ہے کہ اگر کوئی عورت اپنے شوہر کے مرنے کے بعد دوسرا نکاح نہ کرے اور شوہر جنتی ہو تو اللہ دونوں کو

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کا اصل نام ہند تھا۔ ان کے والد ابوامیہ مکہ کے مشہور رئیس اور سخی تھے۔ سفر میں جاتے تو تمام قافلے کی کفالت خود کرتے۔ ان کی آغوش محبت میں حضرت ام سلمہ نہایت ناز و نعمت کے ساتھ پرورش پائی۔ مشہور صحابی عمار بن یاسر ان کے رضاعی بھائی تھے۔ اپنے شوہر کے ساتھ بالکل ابتدائی زمانے میں مشرف بہ اسلام ہوئیں۔ ان

کے شوہر عبداللہ بن عبدالاسد اپنی کنیت ابو سلمہ سے مشہور تھے۔ وہ رسول ﷺ کے رضاعی بھائی اور زبردست شہ سوار تھے۔ قریش کی ستم رانیوں سے تنگ آ کر میاں بیوی نے حبشہ کی طرف ہجرت کی۔



کچھ مدت بعد دونوں واپس مکہ آگئے۔ ان کی ہجرت مدینہ کا واقعہ بڑا دردناک ہے۔ جب مسلمانوں نے مدینہ کی طرف ہجرت کی تو ام سلمہ بھی اپنے شوہر اور شیر خوار بیٹے سلمہ کے ساتھ مکہ سے نکلیں۔ ان کے گھر والوں نے تعاقب کر کے روک لیا۔ ان کے شوہر مجبوراً انہیں اور بچے کو چھوڑ کر تنہا مدینہ چلے گئے۔ ادھر ان کے سسرال والے آگئے اور بچے کو ان سے چھین کر لے گئے۔ یہ بہت نرم دل، غیور اور حساس تھیں، شوہر اور بچے کی جدائی میں



جنت میں جمع کر دیں گے۔

تو اُوٹے کریں کہ نہ تم میرے بعد کوئی نکاح کرو گے، نہ میں تمہارے بعد کوئی نکاح کروں گی۔ ابو سلمہؓ یہ بولے: تم میری بات مانو گی؟ بولیں: ”ہاں ضرور“ وہ بولے: دیکھو! اگر میں پہلے مر گیا تو تم ضرور دوسرا نکاح کر لینا۔ یہ کہہ کر انہوں نے دعا کی انہی میرے بعد ام سلمہ کو مجھ سے بہتر آدمی عطا کر جو نہ اسے غمزدہ کرے نہ ستائے۔“

ام سلمہؓ سوچنے لگیں کہ بھلا ان سے بہتر کون مل سکتا ہے؟ ابو سلمہؓ نے انہیں یہ حدیث سنائی: ”رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں کہ کسی کو مصیبت پہنچے تو وہ ان اللہ وانا للہ راجعون پڑھے اور دعا کرے: **اللَّهُمَّ عِنْدَكَ احْتِسِبُ مُصِيبَتِي فَأَجِرْنِي فِيهَا وَأَبِدْ لِي خَيْرًا مِنْهَا**“ (اے اللہ! میں نے اپنی مصیبت کا اجر تیرے پاس مانا ہے۔ مجھے اس کا اجر دے اور اس سے بہتر بدل عطا فرما۔)

کچھ دنوں بعد ابو سلمہؓ پر حالت نزع طاری ہو گئی، وہ آخری لمحات میں یہ دعا کر رہے تھے: انہی میرے گھر والوں کو بہتر سہارا میسر فرما۔ اس کے بعد وہ فوت ہو گئے۔ ان کی وفات پر ام سلمہؓ غم سے بے حال ہو گئیں۔ حسرت و غم کے عالم میں منہ سے نکلا: افسوس پر دیس میں موت آئی۔ میں ایسا نوحہ کروں گی کہ جسے یاد رکھا جائے گا۔ ”حضور ﷺ کو معلوم ہوا تو منع فرمایا اور صبر کی تلقین کی۔ ام سلمہؓ رسول اللہ ﷺ کی تعلیم کردہ دعا پڑھنے لگیں، مگر اس کے آخری الفاظ پر انہیں ہمیشہ یہ خیال آتا کہ ابو سلمہؓ سے بہتر بھلا کون مل سکتا ہے؟ ام سلمہؓ اس وقت امید سے تھیں۔ دن پورے ہوئے تو وہ ایک بچی کی ماں بنیں۔

کچھ مدت بعد جمادی الآخرہ 4 ہجری میں آپ ﷺ نے انہیں نکاح کا پیغام دیا۔ انہوں نے جوابا کہلوا یا: میں بہت غیور ہوں، عمر بھی زیادہ ہو چکی ہے اور بال بچوں والی ہوں۔ یہ عذر بھی پیش کیا: ”میرے بڑوں میں سے کوئی بھی یہاں نہیں ہے۔ حضور ﷺ نے ان تمام چیزوں کے باوجود ان سے نکاح کرنا پسند فرمایا۔ بچوں کے بارے میں کہا کہ ان کی کفالت ہو جائے گی، عمر کے بارے میں فرمایا کہ میں بہر حال تم سے زیادہ عمر کا ہوں، بڑوں کے نہ ہونے کے جواب میں آپ ﷺ نے فرمایا کہ تمہارے بڑوں میں سے کسی کو بھی اس نکاح پر ناگواری نہیں ہوگی۔ چنانچہ یہ رضامند ہوئیں اور نکاح ہو گیا۔ حضور ﷺ نے انہیں دو چکیاں، ایک مٹکا اور کھجور کی چھال سے بھر ایک تکیہ دیا۔ یہی سامان باقی ازواج کو دیا گیا تھا۔ حضور ﷺ نے رخصتی کر کے انہیں ایک حجرے میں بھیج دیا، ام سلمہؓ رض فرماتی ہیں: میں نے دیکھا کہ وہاں ایک گھڑے میں تھوڑے سے جو ہیں، ایک چکی ہے، ایک ہنڈیا ہے اور چربی کے تیل کی ایک کچی ہے۔ میں نے جو نکال کر انہیں چکی میں پیس ڈالا، پھر انہیں ہنڈیا پر چڑھا دیا اور تیل ملا کر سالن تیار کر لیا۔ حضور ﷺ اور آپ ﷺ کے گھر والوں کی شب زفاف کا کھانا تھا۔ راویان حدیث یہ واقعہ سنا کر کہا کرتے تھے: ”عرب کے سردار کی بیٹی، رسولوں کے





سردار کے نکاح میں آئی، رات کی ابتداء میں وہ دلہن تھیں اور آخر شب میں خود ہی چکی پیس رہی تھیں۔  
 فہم و فراست میں وہ اپنی مثال آپ تھیں۔ صلح حدیبیہ کے سفر میں شریک تھیں۔ جب قریش سے مذاکرات  
 میں طے ہوا کہ اس سال عمرہ نہیں کیا جائے گا تو حضور ﷺ نے صحابہ کرام کو احرام کھولنے، قربانی کرنے اور  
 سرمنڈوانے کا حکم دیا۔ چونکہ معاہدے کی شرائط بظاہر مسلمانوں کے خلاف تھیں اس لیے حضرت عمر رض جیسے حضرات  
 بھی غم سے نڈھال تھے، عمرے سے محرومی کا دکھ مزید برآں تھا۔ اس لیے کسی نے پہل کرنے کی ہمت نہ کی۔ ام سلمہؓ  
 نے دیکھا تو حضور ﷺ کو مشورہ دیا کہ آپ خود پہل کرتے ہوئے اپنا جانور ذبح کریں اور سرمنڈوالیں۔ حضور ﷺ نے  
 اس صائب مشورے پر عمل کیا۔

آپ کو دیکھ کر سب دیوانہ وار اٹھ  
 کھڑے ہوئے اور آپ کی اتباع کر کے احرام  
 کھول دیے۔ احادیث یاد کرنے کا اتنا شوق تھا  
 کہ ایک دن بالوں کی چوٹی بنوار ہی تھیں کہ  
 مسجد نبوی سے حضور ﷺ کی آواز سنی: اے  
 لوگو! ام المومنین فوراً کھڑی ہو گئیں اور  
 کھڑے ہو کر پورا خطبہ سنتی رہیں۔ علم کے اس  
 ذوق و شوق کی وجہ سے وہ فقہاء صحابیات میں  
 شمار ہونے لگیں۔ امہات المومنین میں علم و

## مادرِ رجب

حضرت امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا "میں نے سنا ہے کہ  
 پانچ رات میں اللہ تعالیٰ دعا قبول فرماتا ہے:  
 ۱۔ رجب کی پہلی رات ۲۔ شعبان کے پندرہویں رات ۳۔  
 جمعہ کی رات ۵، ۴۔ عید کی دو راتیں"  
 (لطائف المعارف ص ۱۹۶)

فضل کے لحاظ سے حضرت عائشہ صدیقہؓ تھا کہ بعد انہی کا درجہ تھا۔ خاص کر طہارت کے مسائل حضور ﷺ سے  
 اکثر پوچھا کرتی تھیں۔ ان سے ۳۷۸ احادیث مروی ہیں اور اکثر روایات صحت کے اعلیٰ درجے پر ہیں یعنی بخاری و مسلم  
 دونوں میں موجود ہیں۔

حضور ﷺ سے محبت کا یہ عالم تھا کہ ایک سفر میں حضرت بلال اور حضرت ابو موسیٰؓ اشعریؓ کو  
 حضور ﷺ کا استعمال کردہ پانی پیتے دیکھا تو پردے کے پیچھے سے آواز دی: "اپنی ماں کے لیے بھی کچھ بچا دینا۔ انہوں نے  
 باقی پانی آپ کو بھیج دیا۔ حضور ﷺ کے کچھ بال تبرک کے طور پر محفوظ کر لیے تھے۔ لوگوں کو ان کی زیارت کرایا کرتی  
 تھیں۔ حضرت ام سلمہؓ تمام ازواج مطہرات کے بعد ۱۴ ہجری میں انتقال فرمایا۔ ان کے بیٹوں عمرؓ اور سلمہؓ نے قبر  
 میں اتارا۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہا وارضاهما



# آمد رمضان پر تیاری تیار

فاطمہ سعید الرحمن

رمضان عبادت،

ریاضت اور خالص اللہ کا مہینہ

ہے۔ حضرت رسول اکرم ﷺ رمضان کی آمد سے تین

ماہ قبل ہی استقبال کیا کرتے تھے۔ صحابہ کرامؓ رمضان کی

آمد سے پہلے سے ہی مکمل تیاری کر لیتے تاکہ دورانِ

رمضان ذہن منتشر نہ ہو۔ چاند دیکھنا رسول اکرم ﷺ

کی اہم سنت ہے، جس سے ذوق و شوق میں اضافہ ہوتا

ہے۔ حضور ﷺ چاند دیکھتے وقت دعا لُحَّہ اَہْلَہُ

عَلَيْنَا بِالْأَمْنِ وَالْإِيْمَانِ وَالسَّلَامَةِ وَالسَّلَامِ،

وَالسَّلَامِ لِيَا تُجِبُّ وَتَرْضَى رُبَّنَا وَرَبَّكَ اللهُ (اے

اللہ! اسے تو ہمارے اوپر برکت، ایمان، سلامتی اور اسلام

کے ساتھ اور ان اعمال کی توفیق کے ساتھ نکالیے، جو تجھے

پسند ہیں اور جن سے تو راضی ہے، اے چاند! میرا اور تیرا

تو رب اللہ ہے۔) کا اہتمام کرتے۔

رمضان المبارک 2025 میں صرف ایک ماہ

اور چند دن باقی ہیں۔ امکانی طور پر رمضان المبارک کا

آغاز 02 مارچ سے ہوگا۔ جبکہ مختلف ملکوں میں روزے کا

دورانیہ 12 گھنٹوں سے 17 گھنٹوں پر محیط رہے گا۔

رمضان المبارک سے قبل تیاری کے لیے ان

چند چیزوں کا اہتمام کر لیا جائے تو رمضان کی تیاری زیادہ

اچھی ہو سکے گی اور رمضان کو زیادہ بہتر انداز سے گزارا جا  
سکے گا۔

رمضان سے پہلے نفلی روزوں کا اہتمام نفلی

روزے رکھنے کا اہتمام کریں۔ تاکہ رمضان سے پہلے

ہمارا جسم روزوں کا عادی ہو جائے اور جسم آہستہ آہستہ

کھانے میں لمبے دورانیے کے وقفے اور بھوک پیاس کو

برداشت کرنے کے قابل ہو سکے۔ بجائے اس کے کہ

آپ اچانک یکم رمضان کو پہلے روزے کو فاسٹنگ میں

چلے جائیں۔ اس سے بہتر ہے کہ نفلی روزے کا ثواب بھی

کمائیں اور اپنے جسم کو اس کے لیے تیار بھی کریں۔

اپنے کھانے پینے کے اوقات میں بھی آہستہ

آہستہ تبدیلی لائیں۔ تاکہ رمضان تک آپ کا جسم نئے

نظام الاوقات کا عادی ہو چکا ہو۔ ناشتہ جلدی کرنے کا

اہتمام کریں تاکہ سحری میں پریشانی نہ ہو۔ کھانے کے

اوقات کے علاوہ کھانے پینے سے پرہیز رمضان المبارک

سے قبل اپنے کھانے کے اوقات کے علاوہ راہ چلتے کھانا

کھانے کے تصور سے اگلے چند ہفتوں کے دوران گریز کی

عادت اپنانی چاہیے۔ اسی طرح رات کے کھانے کو بھی

آہستہ آہستہ بعد از مغرب کے قریب تر لانے کی کوشش

کرنی چاہیے۔

اگر آپ چائے نوش اور کافی کے شوقین ہیں تو

ان میں کمی کا بھی ابھی سے اہتمام شروع کر دیں۔ یومیہ

تعداد میں رمضان سے پہلے رمضان کی تیاری کے سلسلے

میں بھی تیاری ضروری ہے۔





# امتحانات کی اہمیت

## اور بچوں کی محنت کی حوصلہ افزائی

ابو محمد

ہمارے تعلیمی اداروں میں اکثر یہ دیکھا گیا ہے

کہ امتحانات کے موقع پر بچوں کا سنجیدہ رویہ نہیں ہوتا، اور نہ ہی وہ بھرپور محنت سے تیاری کرتے ہیں۔ اس کے پیچھے ایک بڑی وجہ یہ ہے کہ ہمارے تعلیمی نظام میں نمبروں کو ہی معیار سمجھا جاتا ہے، اور بچوں کی حقیقی محنت کو زیادہ تر نظر انداز کیا جاتا ہے۔ والدین، اساتذہ، اور مدارس کے ذمہ داران کو یہ سمجھنے کی ضرورت ہے کہ امتحان میں بچوں کی محنت کو قدر کی نگاہ سے دیکھنا اور ان کی حوصلہ افزائی کرنا کتنا ضروری ہے۔

اکثر ایسا ہوتا ہے کہ ایک بچہ اپنی فطری ذہانت کی وجہ سے بغیر محنت کیے بھی اچھے نمبر حاصل کر لیتا ہے، اور اسے دوسروں کے سامنے نمایاں کر کے اس کی تعریف کی جاتی ہے۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ باقی بچے بھی یہی سوچنے لگتے ہیں کہ محنت کے بغیر بھی کامیابی مل سکتی ہے۔ اس سے وہ محنت کا دامن چھوڑ دیتے ہیں۔ اساتذہ کو چاہیے کہ وہ صرف نمبروں کو بنیاد نہ بنائیں، بلکہ ان بچوں کی بھی حوصلہ افزائی کریں جو واقعی محنت کر رہے ہیں۔ یہ نہایت ضروری ہے کہ محنت کو تسلیم کیا جائے اور ان بچوں کو یہ بتایا جائے کہ ان کی کوشش کو قدر کی نگاہ سے دیکھا جا رہا

ہے۔ بچوں کو یہ احساس دلانا ضروری ہے کہ نمبروں سے زیادہ ان کی محنت اور جدوجہد اہم ہے۔ جب بچے دیکھیں گے کہ ان کی محنت کی قدر کی جا رہی ہے، تو وہ امتحان کو سنجیدہ لیں گے اور پوری لگن کے ساتھ محنت کریں گے۔ اساتذہ کا بھی فرض ہے کہ وہ بچوں کو امتحان کی تیاری کے دوران محنت کی اہمیت بتائیں اور امتحانات کے بعد ان کی کارکردگی کا تجزیہ کریں۔ جو بچے محنت کرتے ہیں، چاہے ان کے نمبر کم ہوں، ان کی حوصلہ افزائی کریں تاکہ وہ آئندہ بھی دل لگا کر کوشش کریں۔

اگر ادارے اساتذہ اور بچوں دونوں کی محنت کو سراہنے کا سلسلہ شروع کریں، تو یہ امتحانات کے دنوں میں بچوں کے جوش و جذبے اور سنجیدگی میں اضافے کا سبب بنے گا۔ ہمیں ایک ایسا ماحول بنانا چاہیے جہاں محض نمبروں پر زور نہ ہو بلکہ محنت، کوشش اور سچی لگن کو بھی اہمیت دی جائے۔ اس طرح بچے امتحانات کی حقیقی اہمیت کو سمجھیں گے اور ان کی محنت میں تسلسل بھی پیدا ہوگا۔۔۔



لوگوں نے مجھے اپنے بھائی بیٹے کے لیے کوئی رشتہ دیکھنے کا بولا تو ساتھ خصوصاً بولا کہ آپ کی بیگم جیسی سلجھی ہوئی لڑکی ہو۔ بعض لوگوں نے ہمارا آپس کا پیار محبت دیکھ ہماری شادی کو لو میرج بھی سمجھا حالانکہ سو فیصد رینجڈ

میرج تھی اور شادی سے قبل کبھی پردے میں بھی بات

نہیں ہوئی تھی۔ لیکن شادی

کے بعد آپس میں شدید پیار

ضرور ہو گیا۔

## زوجہ محترمہ کے لیے

## اظہار تشکر و محبت

طاہر محمود

جب اور جس چیز کا اشارہ بھی کر دیا تو پیار و محبت

سے ہنستے مسکراتے اسی کام میں لگ گئیں۔ مثلاً شادی کے

ابتدائی دنوں میں انہوں نے محسوس کیا کہ میں ان کے

میکے جا کر ایک آدھ دن سے زیادہ رہنے سے انہیں مس

کرتا اور ان کے بغیر تنگ ہوتا ہوں تو 2006 کا وہ دن اور

آج کا دن، الحمد للہ انہوں نے جب بھی جانا ہو تو اس بات کا

خیال رکھتی ہیں کہ مجھے کوئی کمی نہ لگے۔

سب سے اہم بات یہ کہ میرے خوابوں کی

تکمیل کے لئے میرے شانہ بشانہ چل رہی ہیں اور ان کے

بغیر شاید میں زندگی میں کچھ بھی خاص نہ کر پاتا۔ آپ کا

ہم سفر آپ کی منزلوں کا راہی بھی بن جائے تو سفر بے حد

حسین اور آسان ہو جاتا ہے۔ الحمد للہ میرے ساتھ بھی

رب نے یہی معاملہ کیا ہے۔

کہتے ہیں کہ کامیاب لوگوں کی کامیابی کے پیچھے

کسی عورت کا ہاتھ ہوتا ہے جبکہ میں سمجھتا ہوں کہ میری

بیویوں کے بارے میں تحقیر آمیز لطفی، بیہودہ

مذاق اور گلے شکوے تو اکثر سننے پڑھنے کو ملتے رہتے ہیں

لیکن میں چاہتا ہوں کہ آج اس رشتے کے م متعلق

شکر گزاری، محبت اور احساس کے چند بول لکھے جائیں۔

جب 2006 میں والدین میرے لیے رشتہ

ڈھونڈ رہے تھے تو میں رب کے سامنے خصوصی دعا کیا

کرتا تھا: "یا اللہ! ہر ایک اپنی شادی میں سارے معاملات

خاندان یا گاؤں کے کسی بڑے کو سپرد کرتا ہے۔ بس

میرے بڑے آپ ہی ہیں اور میری شادی کے سارے

معاملات آپ کے ہی سپرد ہیں۔ ہمارا یہ ایک غلط انتخاب

ساری زندگی کو برباد کر سکتا ہے۔ لہذا میرے لیے دین و

دنیا کے لحاظ سے بہترین رشتہ بھی آپ ہی ڈھونڈیں اور

باقی سارے معاملات بھی خیر و عافیت سے آپ ہی پایہ

تکمیل تک پہنچائیں۔"

اللہ نے ہمیشہ کی طرح یہاں بھی میری لاج

نبھائی اور میری توقع سے کئی گنا بڑھ کر ایسی شریک حیات

عطا کی کہ جو محض میری شریک حیات ہی نہیں بلکہ میری

محبوبہ، بہترین دوست، دکھ درد کی ساتھی اور میرے پیار

میں جان لٹانے والی انسان ہیں۔ خاندان وغیرہ کے کتنے ہی





کامیابیوں کے پیچھے تین عورتوں کا بڑا ہاتھ ہے۔ پہلی عورت میری امی جی، دوسری میری میری زوجہ محترمہ اور تیسری ہماری تمام اداروں کی ہیڈ ہیں جو تعلیمی اداروں کے تمام معاملات خوش اسلوبی سے چلا رہی ہیں۔

میری زوجہ محترمہ میرے فلاحی کاموں میں بھی بڑھ چڑھ کر میرے ساتھ رہیں۔ مثلاً شادی کے کچھ عرصہ بعد کی بات ہے۔ ایک غریب سفید پوش لڑکی کی شادی تھی۔ اس وقت میرے پاس تعاون کی گنجائش نہیں تھی تو انہوں نے خوشی خوشی اپنی جیولری کا گولڈ کاسیٹ اور کپڑوں کے سب سے قیمتی جوڑے نکال کر اس لڑکی کو دے دیے۔ میں صدقہ قربان۔

میں سمجھتا ہوں کہ یہ بہن بیٹی بیوی یا کسی بھی روپ میں جو لڑکیاں ہوتی ہیں ناں یہ بس پیار اور احساس کی بھوک ہوتی ہیں۔ ہمارے پیار اور احساس بھرے چند بول سن کر یہ ہواؤں میں اڑنے لگتی ہیں اور اپنا سب کچھ تج دینے کو تیار ہو جاتی ہیں۔ ان کی جتنی تعریف کرو گے ناں تو یہ مزید قابل تعریف بنتی جاتی ہیں۔ انہیں اعتماد دے دو ناں تو یہ آپ کے لیے سب کچھ کرنے اور ماننے کو تیار ہو جاتی ہیں۔

الحمد للہ! ان کے پیار و محبت اور احساس و خیال کی ہر ہر ادا پسند ہے۔ وہ زبان سے سے محبت کا اظہار انتہائی کم کرتی ہیں لیکن ان کا ہر عمل پیار اور محبت میں رچا بسا ہوا ہوتا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ زبانی پیار کے دعوؤں سے عملی پیار کا اظہار ہزاروں گنا زیادہ اہمیت رکھتا ہے۔ ان کی

ایک اور بات بھی مجھے بہت زیادہ پسند ہے لیکن وہ ابھی نہیں بتائی جاسکتی۔ ان شاء اللہ وقت آنے پر بتائی جائے گی۔ تاہم میں یہ نہیں کہتا کہ ہمارے بچے کبھی ناراضگی

یا اونچ نیچ نہیں ہوتی۔ آخر ہم بھی عام انسان ہیں اور نہ ہونے کے برابر ہی سہی مگر کبھی کبھار ایسے ہوا ہے۔ تاہم الحمد للہ ہماری ناراضگی کبھی بھی منٹوں سے گھنٹوں تک نہیں پہنچی۔ میرے خیال میں اس کی ایک بڑی وجہ یہ رہی ہے کہ ہماری آپس کی کوئی رنجش یا گلہ شکوہ کسی تیسرے انسان مثلاً اساس سسر حتی کہ اولاد تک بھی نہیں پہنچا۔ میں یہ تو نہیں کہتا کہ مجھے جنت کی ستر ہزار

حوریں نہیں چاہئیں لیکن اتنا ضرور کہتا ہوں کہ ان سب سے بڑھ کر جنت میں بھی زوجہ محترمہ چاہیے اور سب کی ملکہ و شہزادی کی حیثیت سے چاہئیں۔ مگر ان کے ساتھ بیچ میں جتنی حوریں بھی ملتی ہیں تو ان سے بھی کوئی انکار نہیں۔ ضرور چاہئیں اور انہی جیسی چاہئیں۔

باتیں تو بہت ساری ہیں لیکن تحریر کافی طویل ہو چکی۔ آخر میں تھوڑا سا کریڈٹ اپنی جھولی میں ڈالنے کے لیے بس اتنا کہنا چاہوں گا کہ یاد رکھیں کہ تالی ہمیشہ دونوں ہاتھوں سے جکتی ہے۔ مثبت اور منفی دونوں لحاظ سے۔ لہذا جیسے کامیاب مرد کے پیچھے کسی عورت کا ہاتھ ہوتا ہے تو اسی طرح ایسی اچھی عورت (سوری لڑکی) کے پیچھے بھی مجھ جیسے کسی مرد کا ہاتھ ہوتا ہے۔ باقی بات آپ خود سمجھ جائیے۔



ہوں کہ کیا آگے زندگی میں ٹرسٹ ایشوز آئے ہوں گے؟  
مدتوں بعد اتنی تکلیف سے گزارنے والے بھائیوں کو دیکھ  
کر کیا محسوس کیا ہو گا آپ نے؟ کیا معاف کر دینا کافی ہے؟  
یا بھول جانا بھی ممکن ہے؟

یہ سوچ کر میرے رونگٹے کھڑے ہوتے ہیں  
کہ سیاہ رات کی اس تنہائی میں دکھ زیادہ ہو گا یا خوف؟

دکھ۔۔ بابا سے جدائی کا

یا  
بھائیوں  
کی  
بے

دوائی کا۔

کتنسا ناٹا، کیسی بے بسی ہو گی۔۔ میں  
سوچتی ہوں کہ ننھسا ایک لڑکا اندھے کنویں میں اکیلا بیٹھا  
کیا سوچتا ہو گا؟ قافلے والے گزرے ہوں گے تو امید  
بندھی ہو گی کہ بالآخر مجھے گھر والوں کے پاس پہنچایا جائے  
گا، ہے نا؟ لیکن اپنے شہر سے دیارِ غیر لے جائے جانے پر  
حیران پریشان ہوئے ہوں گے آپ؟ ہائے وہ سر بازار  
کیسی تکلیف سے گزرنا پڑا۔ بازار والوں کو آپ کی قدر و  
قیمت کا اندازہ ہی نہ تھا۔ سیلف اسٹیم کتنی ہرٹ ہوئی ہو  
گی؟

عزیز مصر کی نگاہ میں آنے پر لگا ہو کہ ہاں، اب  
شاید! اب محفوظ ہاتھوں میں ہوں۔ محل میں رہائش ہے۔  
عزت کے ساتھ رہنا نصیب ہو پائے گا۔

آپ کا قصہ احسن القصص ہے۔ ہم پڑھتے وقت  
جانتے ہیں کہ بیپی اینڈنگ ہو گی۔ تسلی رہتی ہے۔ لیکن  
کبھی میں سوچتی ہوں کہ اس وقت آپ پر کیا ہتی ہو گی؟  
طوفان کے بچ گھڑے یہ خبر تھوڑی ہوتی ہے کہ طوفان  
تھمنے میں ابھی کتنا وقت لگے گا؟ اور آیا جب تھم بھی جائے  
گا تو ہمارا کیا کچھ ساتھ بہا لے جائے گا۔

کتنامان تھا  
نا آپ کو  
اپنے  
بھائیوں پر۔

کتنے شوق سے پنک منانے گئے ہوں گے۔

آپ کا ننھسا دل کیسا ڈر گیا ہو گا جب بھائی آپس میں آپ  
کی جان لینے یا زندہ چھوڑ دینے کے مشورے کرتے ہوں  
گے۔ کرتا ایسے تھوڑی اتار لیا ہو گا انہوں نے۔ کھینچا گیا ہو  
گا۔ گھسیٹا ہو گا۔ کوئی عام بچے تو نہیں تھے آپ۔ چھوٹے  
تھے، لیکن آنے والے وقت کے نبی تھے۔ شروع دن  
سے ہی کتنے حیا دار ہوں گے۔ ہائے، کتنا دل تڑپا ہو گا جب  
اپنے ہی بھائی کرتا کھینچتے ہوں گے۔ وہ محض جسمانی تکلیف  
تھوڑی تھی؟ مان ٹوٹا تھا۔ کتنے ٹراماٹازڈ ہوئے ہوں گے۔  
وہ خون جو کرتے پرد کھائی دیتا تھا، اعتبار کا خون  
ہوا تھا اس شام۔۔ کتنے ہرٹ ہوئے ہوں گے جب اتنے  
بھائیوں میں کوئی ایک بھی مدد کو ہاتھ نہ بڑھاتا ہو گا۔ مزید  
کھینچا پانی ہوئی ہو گی جب کنویں میں پھینکا ہو گا۔ میں سوچتی



رہا؟ ہمیں ذرا تکلیف پہنچے تو ہم سیلف وکٹمازیشن میں جانے لگتے ہیں۔ جب آپ فائننس منسٹر کی پوسٹ کے لئے اپنی خدمات پیش کرتے ہیں، میں سوچتی ہوں کہ آپ کی سیلف اوپریٹنگ کمپنی کی تھی، اس سے بڑھ کر آپ کا سیلف کانفیڈنس۔ حسن یوسف کی مثالیں سنی پڑھی، لیکن آپ کی پوری پرفورمنس کیلئے کیا ہی کمال ہے۔ آپ کو اپنی خوبیوں

نعمتیں بھی کبھی کتنی آزمائش بن جایا کرتی ہیں نا؟ کوئی غلطی بھی نہ ہو اور سزا بھگتنی پڑ جائے تو کتنا مشکل لگتا ہے۔ جیل کی سلاخوں کے پیچھے کیا کبھی یہ خیال آتا تھا کہ میں بابا کالا ڈلا، ہونہار بیٹا تھا اور کہاں سے ہوتا کہاں تک پہنچ گیا۔ ہم سٹریس، اینگریٹی، ڈیپریشن بارے پڑھا کرتے ہیں۔ ٹراماز کو ڈسکس کرتے ہیں۔ میں

سوچتی ہوں کہ  
آپ نے کیسے  
خود کو سکون میں  
رکھا ہو گا۔ کیا  
اس لئے کہ آپ  
کامی ٹائم اللہ کی  
عبادت اور  
ساتھیوں کی مدد  
میں گزرتا تھا؟



کا خوب ادراک تھا۔ جسے اپنی خوبیوں کی پہچان ہو، بالآخر زمانہ بھی مان ہی جاتا ہے۔

یہ تو بتائیے نا کہ اپنی خوشبو میں بساوا کرتا بابا کے پاس بھجوانا کیسا خوش کن تھا؟ میں سوچوں تو میرے پیٹ میں بٹر فلائز آتی ہیں۔ اور پھر بابا کا آپ کے پاس چلے آنا۔ کیسا لگا ہو گا جب اتنے برس بعد بوڑھے ابا کے سینے سے لگے ہوں گے؟ وہ لمس، وہ خوشبو، اتنی طویل مدت بعد؟ فرط محبت سے میری آنکھوں میں نمی اترتی آتی ہے۔ آپ کو کیسا محسوس ہوا ہو گا؟ کیا بابا کا چہرہ ہاتھ میں تھامے تادیر محبت سے دیکھا ہو گا آپ نے؟

وہ ساتھی جو رہا ہو اور آپ کا پیغام عزیز تک پہنچانا بھول گیا۔ اس کی کوتاہی نے اسیری کے کئی سال بڑھا دیے۔ کیا آپ کو اس پر غصہ نہ آیا؟ انتظار مشکل کام ہے۔ کسی دوسرے کی غلطی سے طویل ہو جائے تو مشکل تو ہے۔ ایسے میں خود کو کمپوزڈ کیسے رکھتے تھے؟ کیا کبھی آپ کو لگتا تھا کہ wait is almost over؟ کبھی محسوس ہوتا تھا کہ یہ سب اللہ کا گرینڈ پلین ہے؟ مجھے یہ تو سمجھائیے کہ پے درپے ان مشکلات سے گزرنے کے بعد بھی خود سے خود کا تعلق کیسے برقرار





ایک اور بات بھی مجھے نہیں آتی۔ کتنی کٹھن راہوں سے ہوتا ہوا آخروہ وقت آیا تھا جب آپ کے خواب کے عین مطابق سورج چاند ستارے سجدہ ریز ہوئے۔ جن قریبی لوگوں کی وجہ سے آپ اس سب سے گزرے، انہیں کیسے اتنے کھلے دل سے معاف کر دیا؟ تنہائی، بے قدری، الزامات، اسیری، کیا کچھ نہیں سہنا پڑا۔ دو چار ہفتے نہیں، کئی سال۔ لگاتار! پھر بھی ایسے wholeheartedly معافی؟

مجھے لگتا ہے کہ طویل جدائی کے بعد فیملی ری یونین، باعزت روزگار، ایسے میں اگر یہ معافی عمل میں نہ آئی ہوتی تو آپ کے دل کے کامل سکون کی راہ میں حائل رہتی۔ وہ جو پیپی اینڈنگ اللہ نے آپ کے لئے لکھی تھی، اس کی پرفیکشن تبھی ممکن ہوتی جب آپ کا دل اس بار سے آزاد کر دیا جاتا!

## مٹھاس

"میں نے پچاس سال تک اللہ کی عبادت کی، اور مجھے مٹھاس نہ ملی۔ یہاں تک کہ میں نے تین چیزوں کو چھوڑ نہیں دیا:

- 1- میں نے لوگوں کو خوش کرنا چھوڑ دیا، یہاں تک میں سچ بولنے کے قابل ہو گیا۔
- 2- میں نے بدکاروں کی صحبت چھوڑ دی، یہاں تک کہ مجھے نیک لوگوں کی صحبت مل گئی۔
- 3- میں نے دنیا کی مٹھاس کو چھوڑ دیا، یہاں تک کہ آخرت کی مٹھاس کو پالیا۔

امام احمد بن حرب رحمہ اللہ (سیر اعلام النبلاء: 34/11)

## اللہ تعالیٰ کے محبوب بندے

أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ۔۔۔ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ  
وَ الْكُظَيْبِينَ الْعَيْظَ وَالْعَافِينَ عَنِ النَّاسِ ۗ وَاللَّهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِينَ ﴿۱۳۲﴾

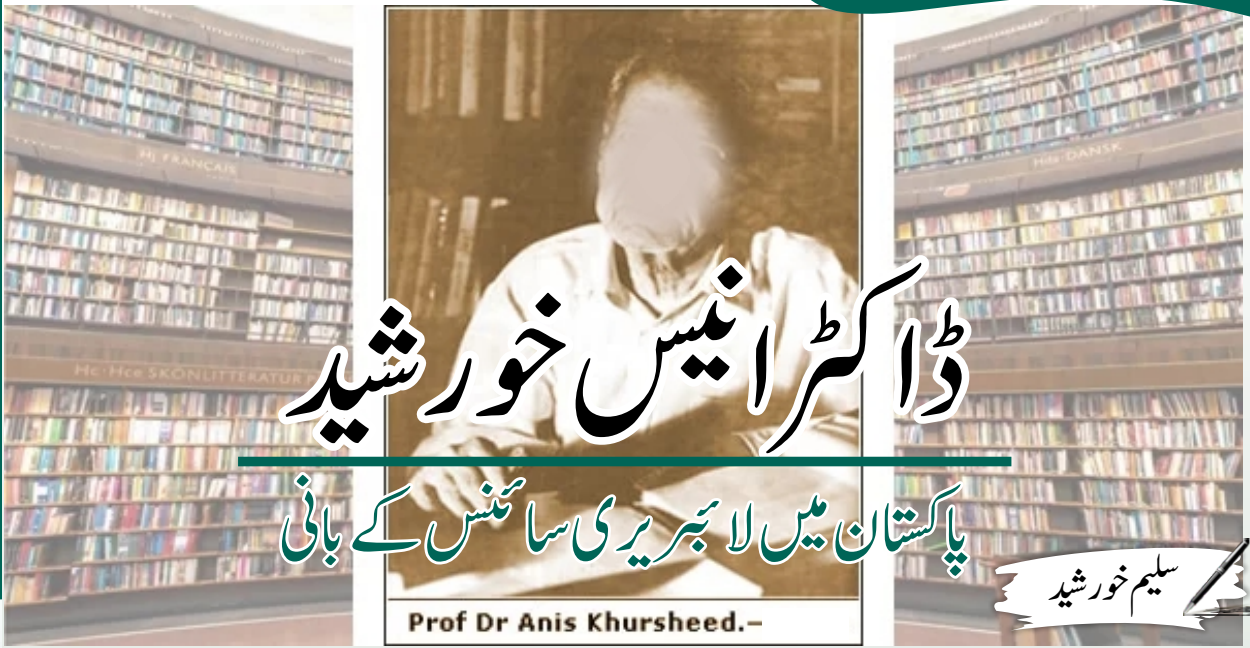
اللہ تعالیٰ نے اس آیت کریمہ میں اپنے خاص بندوں کی تین علامتیں بیان کی ہیں:

(۱) جو لوگ کہ غصہ کو پی جاتے ہیں۔

(۲) ہمارے بندوں کی خطاؤں کو معاف کر دیتے ہیں۔ اور

(۳) صرف معاف ہی نہیں کرتے بلکہ ان پر کچھ احسان بھی کر دیتے ہیں تو ایسوں کو اللہ تعالیٰ محبوب رکھتا ہے۔

(علاج الغضب صفحہ نمبر 6، 5 شیخ العرب والجمع حضرت مولانا حکیم اختر صاحب)



اکیلے ۱۹۴۸ء کے شروع میں پاکستان آئے۔ یہاں پہنچ کر رنچھوڑ لائن کے فلیٹ میں چند دوستوں کے ساتھ مقیم رہے اور گزراوقات کے لیے پاکستان پوسٹ اینڈ ٹیلی گراف میں ملازمت شروع کر دی۔ ۱۹۵۰ء انڈیا جا کر اپنے بیوی بچوں کو ساتھ لے آئے اور پوسٹ اینڈ ٹیلی گراف کی ملازمت کی وجہ سے پی اینڈ ٹی کالونی میں رہائش پذیر ہو گئے۔

ڈاکٹر انیس خورشید کو ادب سے بے حد لگاؤ تھا۔ اسی شوق کی بنیاد پر کراچی میں ایک ادبی حلقہ بن گیا تھا۔ جس کی باقاعدہ بیٹھک ہوتی تھی۔ جس میں مولوی عبدالحق، عزیز حامد مدنی، ابولیت صدیقی، ابوالخیر کشفی اور جمیل اختر وغیرہ شریک ہوتے تھے۔ بہت کم لوگوں کو علم ہے کہ ڈاکٹر صاحب نے ادبی مضامین اور افسانے بھی لکھے ہیں جو اس وقت کے اردو رسائل میں باقاعدگی سے شائع ہوتے رہتے تھے، لیکن بعد میں لائبریری سائنس کے

ڈاکٹر انیس خورشید ۴ جنوری ۲۰۰۸ء کو اس دنیا سے رخصت ہو گئے۔ ڈاکٹر صاحب نے علم کی جو شمع روشن کی تھی وہ آج پورے پاکستان میں اپنی روشنی پھیلا رہی ہے۔ ان کی ۸۴ سالہ زندگی انتھک محنت اور جدوجہد سے عبارت ہے وہ پاکستان میں لائبریری اور انفارمیشن سائنس کے معماروں میں سے تھے۔

ڈاکٹر انیس خورشید ۲ دسمبر ۱۹۲۴ء کو انڈیا کے شہر کامنی (ناگ پور) میں پیدا ہوئے۔ اس زمانے میں ان کے ہاں تعلیم حاصل کرنے کا رواج نہیں تھا، لیکن ڈاکٹر صاحب کو شروع سے ہی کتابوں کا شوق تھا اس دوران ۱۴ اگست ۱۹۴۷ء کو پاکستان دنیا کے نقشے پر وجود میں آیا تو دوسروں کی طرح ڈاکٹر انیس خورشید کو بھی اپنے اس نئے اسلامی ملک میں قیام کا جذبہ کشاں کشاں پاکستان کے شہر کراچی کھینچ لایا۔ گورنمنٹ کی نوکری، گھر بار، بیوی، بچوں، دوستوں اور رشتے داروں کو چھوڑ کر پہلے وہ خود



شعبہ میں مصروف ہو جانے سے اس طرف وقت نہ دے سکے۔

ڈاکٹر انیس خورشید نے اپنی پوسٹ اینڈ ٹیلی گراف کی ملازمت کے ساتھی بی۔ اے کی بھی تیاری شروع کر دی۔ اس طرح انہوں نے تعلیم کا ٹوٹ جانے والا سلسلہ دوبارہ جوڑ لیا۔ انہوں نے ۱۹۶۳ء میں اسلامیہ کالج سے بی۔ اے کیا۔ اس سے پہلے وہ ۱۹۵۲ء میں کراچی یونیورسٹی سے لائبریرین شپ میں سرٹیفکیٹ کورس کر چکے تھے۔ ۱۹۵۳ء میں انہوں نے کراچی یونیورسٹی کی لائبریری میں Classifier کی حیثیت سے ملازمت شروع کر دی اور پی اینڈ ٹی کی نوکری کو خیر باد کہہ دیا۔ لائبریری میں ملازمت کے ساتھ انہوں نے پوسٹ گریجویٹ ڈپلوما کورس لائبریری کی تعلیم بھی جاری رکھی اور ۱۹۵۷ء میں ڈپلوما کورس مکمل کیا اور پہلی پوزیشن امتیاز کے ساتھ حاصل کی۔ ۱۹۵۹ء میں انہوں نے Ful Bright Asia Foundation کی اسکالرشپ پر Rutgers University امریکا سے MLS کیا۔ پاکستان واپس آکر انہوں نے بہ حیثیت اسٹنٹ لائبریرین ۶۲-۱۹۶۰ء کے درمیان کراچی یونیورسٹی میں کام کیا۔ ۱۹۶۲ء میں انہوں نے لیکچرار کی حیثیت سے لائبریری سائنس پڑھانا شروع کی اور پاکستان میں پہلے MLS پروگرام کا اجراء کیا۔ ۱۹۶۷ء میں میٹبرگ یونیورسٹی امریکا سے ایڈوانس سرٹیفکیٹ کورس کیا اور ۱۹۶۹ء میں لائبریری اینڈ انفارمیشن سائنس میں Pittsburgh University امریکا سے اپنی پی ایچ ڈی مکمل کی۔ ڈاکٹر صاحب کے مقالے کا موضوع Standard for Library Education in Burma, Ceylon, India and Pakistan تھا۔ یہ ایک بہت بڑا موضوع تھا۔ جس کو مقالے کی شکل دینے کے لیے انہوں نے بے انتہا محنت کی۔ اس محنت کا نتیجہ یہ ہوا کہ پاکستان واپسی کے دوسرے ہی دن شدید بیمار ہو گئے اور چلنا پھرنا ناممکن ہو گیا۔ اس بیماری سے سنبھلنے میں ایک عرصہ لگ گیا، لیکن کبھی بھی مایوس اور ناامید نہیں ہوئے۔

انہوں نے ہمیشہ آگے کی طرف ہی دیکھا، پیچھے مڑ کر دیکھنے سے ہمیشہ گریز کیا اور زندگی میں کبھی ٹھہراؤ نہ آنے دیا۔ انہوں نے اپنی علالت کے دوران بستر پر ہی ایک کتاب کا اردو ترجمہ کیا۔ پی ایچ ڈی کرنے کے بعد پاکستان واپسی پر ۱۹۷۰ء میں آپ کا اسٹنٹ پروفیسر اور ۱۹۷۹ء میں پروفیسر کے عہدے پر ترقی دی گئی۔ آج پاکستان میں ڈاکٹر انیس خورشید کی کوششوں سے لائبریریوں کا نظام جدید خطوط پر استوار ہے۔ انہوں نے لائبریری اور انفارمیشن سائنس کے شعبوں میں چیئرمین کی حیثیت سے دو میعادیں مکمل کیں۔ انہوں نے پہلے ۸۲-۱۹۷۹ء تک اور دوسری مرتبہ ۸۶-۱۹۸۳ء تک یہ ذمہ داری نبھائی۔ ۱۹۸۶ء میں ڈاکٹر پروفیسر کی حیثیت سے ریٹائرڈ ہوئے۔

ڈاکٹر صاحب کالا لائبریری سائنس کا کیریئر آدھی صدی سے بھی زیادہ عرصے پر محیط ہے۔ ۱۹۸۶ء میں اپنے ریٹائرمنٹ کے بعد بھی انہوں نے درس و تدریس کا سلسلہ جاری رکھا اور تقریباً دو سال تک کوآپریٹو ٹیچر کی حیثیت سے یہ





## سی پی کے موتی

فریضہ انجام دیتے رہے۔

ڈاکٹر انیس خورشید کا ایک اہم کارنامہ قائد اعظم پر بائبلو گرافی مرتب کرنا ہے جو کہ دو سال کی انتھک محنت اور جاں فشانی سے مکمل ہوئی اور ۱۹۷۸ء میں چھپی۔ یہ بائبلو گرافی انگریزی اور دو میں دو جلدوں پر مشتمل ہے۔ ۱۹۸۶ء میں ڈاکٹر انیس کی حکومت پاکستان کی طرف سے ”صدارتی تمغہ برائے حسن کارکردگی“ سے بھی نوازا گیا، جو کہ حکومت کی طرف سے ان کی بیش بہا خدمات کا اعتراف تھا۔ وہ اب تک لائبریری سائنس کے شعبہ میں پہلی شخصیت ہیں جنہیں صدارتی تمغے سے نوازا گیا ہے۔

یہ بات بہت ہی کم لوگوں کو معلوم ہوگی کہ اسلام آباد میں نئے قائم ہونے

والے ملک کے سب سے بڑے قومی عجائب گھر Pakistan National

Monument میں ڈاکٹر انیس خورشید کا عملی ورثہ محفوظ کیا جا رہا ہے۔ اس میوزیم

کا افتتاح صدر مملکت پرویز مشرف نے ۲۳ مارچ ۲۰۰۷ء کو کیا تھا۔ اس عجائب گھر میں

اعلیٰ ترین خدمات انجام دینے والے افراد کا عملی اور ثقافتی ورثہ محفوظ کیا جا رہا ہے۔

ڈاکٹر انیس خورشید کو کراچی یونیورسٹی لائبریری سائنس ڈیپارٹمنٹ کی

گولڈن جوبلی تقریبات ۲۰۰۶ء میں ”لائف ٹائم اچیومنٹ ایوارڈ“ دیا گیا۔ انہوں نے

اردو اور انگریزی میں ۳۰ سے زائد کتابیں تصنیف کیں اور ڈیڑھ سو سے زائد تحقیقی مضامین تحریر

کیے جو ملکی وغیرہ ملکی و جرائد میں چھپ چکے ہیں۔ ان کی دو کتابیں ابھی منظر عام پر آنا باقی ہیں۔ ان میں سے پہلی کتاب جس

کے مولف سید ریاض الدین ہیں، اس کا نام ”سوانحی تاریخ کا جائزہ، کچھ لکھی ان لکھی باتیں“ ہے دوسری کتاب جس کے

مصنف ڈاکٹر صاحب خود ہیں اس کا نام ”سیپ کے چند موتی“ ہے۔ یہ دونوں کتابیں طباعت کے مراحل میں ہیں۔

اس دنیا میں ایسے لوگ تو بے شمار ہیں جو کتابوں سے رشتہ جوڑ کر اپنی زندگی تعمیر کر لیتے ہیں، مگر ایسے لوگ کم کم

ہیں جو اپنی زندگی کتابوں کے تحفظ اور بقاء کے لیے تج دیتے ہیں۔ ڈاکٹر انیس خورشید ایسے ہی شخص تھے جنہوں نے خود کو

پاکستان میں لائبریریوں کی تعمیر و ترقی اور لائبریری سائنس کے فروغ کے لیے وقف کر رکھا تھا۔ یہ کتابوں سے دوستی

اور محب ہی کا کرشمہ ہے کہ وہ گوشہ نشینی کے باوجود اعلیٰ سطحی اعزازات سے نوازے گئے اور علمی حلقوں میں ان کا نام

عزت و احترام سے لیا جاتا ہے۔ (بحوالہ: سنڈے ایکسپریس کراچی۔ ۲ مارچ ۲۰۰۸ء)

پروفیسر ڈاکٹر انیس خورشید  
صدارتی تمغہ برائے حسن کارکردگی

والد صاحب کی کتاب  
سید سید محترم محترمہ ناظمہ صاحبہ  
کے

نصرت احمدی  
۱۵ مئی ۲۰۲۱



# جشن یا احتساب

عزرا خالد (کراچی)

سال کے اختتام پر اپنا احتساب خود کریں کہ اللہ تعالیٰ کے احکامات پر کتنا عمل کیا اور کہاں کہاں اس کی حکم عدولی کی۔ ہر ذی شعور مسلمان کو سال گزشتہ کا جائزہ لینا چاہیے کہ ہم نے وقت کو کن امور میں گزارا۔

اللہ تعالیٰ کی اطاعت، عبادت میں وقت دیا حقوق اللہ کے ساتھ ساتھ حقوق العباد کو بھی

وقت دیا۔

اس سال کو بھی گناہوں میں اللہ کی نافرمانی میں اور لوگوں کی حق تلفی کرنے میں اپنے آپ کو مصروف رکھا۔ تو خدا را سال گزشتہ کا اختتام رب العزت سے معافی اور استغفار کے ساتھ اور سال نو کا استقبال اس مہلت کے ساتھ ہم کو اللہ تبارک و تعالیٰ نے اور مہلت عطا کر دی تو شکر کے ساتھ ساتھ اس عہد کے ساتھ سال نو کو خوش آمدید کہیے کہ آنے والا سال مزید بہتر طریقے سے اللہ تعالیٰ کے احکامات پورے کرنے کی کوشش کرے گا۔

سال نو پر عہد کریں کہ نبی مکرم ﷺ کی تعلیمات پر پورے اخلاص کے ساتھ عمل کرنے کی ہر ممکن کوشش کریں گے۔

رب کریم سے دعا ہے کہ وہ اس سال اپنی رحمتوں اور برکتوں سے نوازے۔

رب کریم ہمارے دلوں میں امن و محبت پیدا کر دے اور ہمارے درمیان اتحاد پیدا کر دے۔ ہمیں ہر قسم کی آفات اور پریشانیوں سے محفوظ رکھے۔ یارب کریم

پہلے ہم جشن کو سمجھتے ہیں۔

جشن ہماری زندگی کا ایک اہم حصہ

ہے، جشن ہمیں خوشی، امید، اور شکر

گزاری کا احساس دلاتا ہے۔ جشن کے موقع پر ہم خوشی کا اظہار کرتے ہیں اور اس خوشی سے ہی زندگی کی خوبصورتی کا احساس ہوتا ہے۔

احتساب:

لیکن خوشی کے ساتھ احتساب بھی زندگی کو

دواں دواں دکھنے کے لئے اہم ہے۔ جتنا خوشی کا احساس

ضروری ہے اسی طرح احتساب کا عمل بھی ضروری ہے۔

احتساب ہمیں اپنے اعمال پر غور کرنے اور اپنی غلطیوں

سے سیکھنے میں مدد کرتا ہے۔

جشن اور احتساب دونوں زندگی کے اہم جز ہیں۔

زندگی کا کام ہی گزرنا ہے۔ دن اور رات، ماہ و سال

گزرتے جا رہے ہیں۔

زندگی تو برف کی مانند تیزی سے پگھلتی ہوئی

گزرتی جا رہی ہے۔ ہمیں بطور مسلمان سال کے خاتمہ پر

اپنا احتساب کرنا ہے جائزہ لینا ہے کہ سال گزشتہ ہم نے

بطور مسلمان کس طرح گزارا۔



ہمیں اپ کے بتائے ہوئے راستے پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے آمین یارب العالمین۔  
اللہ تعالیٰ پوری دنیا میں امن و سلامتی قائم کرے۔  
مملکت پاکستان کو خوشحالی اور فلاح و بہبود کے راستے پر گامزن کرے۔  
پاکستان کو اسلامی جمہوریہ پاکستان صبح معنوں میں بنا دے جہاں اللہ کا نظام نافذ ہو۔  
امین یارب العالمین۔

اللہ رب العزت نے اپنی تمام مخلوق میں انسان کو اشرف و اکرم بنایا، اس کی فطرت میں نیکی و بدی، بھلائی و برائی، تابعداری و سرکشی اور خوبی و خامی دونوں ہی قسم کی صلاحیتیں اور استعدادیں یکساں طور پر رکھ دی ہیں۔ نیز انسانوں میں سے بعض کو بعض پر فضیلت بخشی، بعض کو رفع درجات سے نوازا تو کسی کو اپنے سے ہم کلامی کا شرف عطا کیا۔ اسی طرح مہینہ و ایام میں بھی بعض کو جزوی فضائل کے لحاظ سے مقدم رکھا ہے، اسی بنا پر قمری مہینہ رجب کو بعض پہلوؤں کے لحاظ سے دیگر مہینوں سے امتیاز حاصل ہے۔

”رجب“ کی وجہ تسمیہ علامہ عبدالرؤف مناوی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں: عربوں میں اس مہینہ کی عظمت و تقدس کے سبب اس کو ”رجب“ سے تعبیر کیا جاتا تھا، یہی وجہ ہے کہ عربوں میں اس کو ”رجب الاصح“ کے نام سے بھی یاد کیا جاتا تھا، جس کا معنی یہ ہے کہ اس ماہ کی عظمت و تقدس کی وجہ سے غیر مسلم بھی اس میں جنگ و حرب سے خود کو باز رکھتے تھے، نیز اس ماہ میں ”یا قوماہ ویا صباحاہ“ جیسی امیر جنسی کی صدائیں بلند کرنے کی نوبت نہیں آتی تھی۔

ماہِ رجب کی فضیلت

ماہِ رجب چونکہ اشہر حرم کا حصہ ہے، لہذا قرآن و حدیث کی روشنی میں چند فضائل پیش خدمت ہیں:

قابل احترام مہینہ

ماہِ رجب ان مہینوں میں سے ہے جن کو ”اشہر الحرم“ سے جانا جاتا ہے، ان مہینوں میں مشرکین مکہ بھی خون خرابے سے احتراز کرتے تھے، ان کی فضیلت کا قرآن مجید میں یوں ذکر ہے: ”یقیناً ان مہینوں کا شمار (جو کہ) کتاب الہی میں اللہ کے نزدیک (معتبر ہیں) بارہ مہینے (قمری) ہیں، جس روز اللہ تعالیٰ نے آسمان و زمین پیدا کیے

## ماہِ رجب

### سے متعلق فضائل و احکام

سویرا جاوید اقبال

ماہِ رجب کی فضیلت

ماہِ رجب چونکہ اشہر حرم کا حصہ ہے، لہذا قرآن و حدیث کی روشنی میں چند فضائل پیش خدمت ہیں:

قابل احترام مہینہ

ماہِ رجب ان مہینوں میں سے ہے جن کو ”اشہر الحرم“ سے جانا جاتا ہے، ان مہینوں میں مشرکین مکہ بھی خون خرابے سے احتراز کرتے تھے، ان کی فضیلت کا قرآن مجید میں یوں ذکر ہے: ”یقیناً ان مہینوں کا شمار (جو کہ) کتاب الہی میں اللہ کے نزدیک (معتبر ہیں) بارہ مہینے (قمری) ہیں، جس روز اللہ تعالیٰ نے آسمان و زمین پیدا کیے

اپنے سے ہم کلامی کا شرف عطا کیا۔ اسی طرح مہینہ و ایام میں بھی بعض کو جزوی فضائل کے لحاظ سے مقدم رکھا ہے، اسی بنا پر قمری مہینہ رجب کو بعض پہلوؤں کے لحاظ سے دیگر مہینوں سے امتیاز حاصل ہے۔

”رجب“ کی وجہ تسمیہ

علامہ عبدالرؤف مناوی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں: عربوں میں اس مہینہ کی عظمت و تقدس کے سبب اس کو ”رجب“ سے تعبیر کیا جاتا تھا، یہی وجہ ہے کہ عربوں میں اس کو ”رجب الاصح“ کے نام سے بھی یاد کیا جاتا تھا، جس کا معنی یہ ہے کہ اس ماہ کی عظمت و تقدس کی وجہ سے غیر مسلم بھی اس میں جنگ و حرب سے خود کو باز رکھتے تھے، نیز اس ماہ میں ”یا قوماہ ویا صباحاہ“ جیسی امیر جنسی کی صدائیں بلند کرنے کی نوبت نہیں آتی تھی۔





تھے (اسی روز سے اور) ان میں چار مہینے ادب کے ہیں۔“  
(بیان القرآن)

کرو، انہوں نے کہا: اس سے زیادہ کی میرے اندر طاقت ہے، آپ ﷺ نے فرمایا: ”تین دن کے روزے رکھ لیا کرو۔ انہوں نے کہا: اضافہ کیجیے، آپ ﷺ نے فرمایا:

حرمت والے مہینوں میں روزہ رکھو اور چھوڑ دو، حرمت والے مہینوں میں روزہ رکھو اور چھوڑ دو، حرمت والے

مہینوں میں روزہ رکھو اور چھوڑ دو۔“ آپ ﷺ نے اپنی تین انگلیوں سے اشارہ کیا، پہلے بند کیا، پھر انگلیوں کو اپنی

اشہر حرم میں روزے کی فضیلت سے متعلق سنن ابی داؤد کی روایت ہے:

”ایک شخص نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، اور عرض کیا کہ اللہ کے رسول! آپ ﷺ مجھے

حالت پر چھوڑ دیا۔“

۳۔ آغازِ مہینہ پر دعا کا اہتمام:

حضرت انس بن

مالک رضی اللہ عنہ فرماتے

ہیں: ”کان رسول اللہ ﷺ

إذا دخل رجب قال: اللهم

بارک لنا فی رجب وشعبان

وبلغنا رمضان۔“

”رسول اللہ ﷺ کا معمول تھا

کہ جب رجب کے مہینہ کا



آغاز فرماتے تو یہ دعا مانگتے:

اے اللہ! رجب وشعبان کے مہینہ میں ہمارے

لیے برکتیں عطا فرما، اور رمضان کے مہینہ تک پہنچا۔“

ستائیسویں رجب کا روزہ:

کسی بھی معتبر سند سے مروی روایت میں اس

دن سے متعلق کوئی خاص نقلی عبادت منقول نہیں ہے،

لہذا اس دن سے متعلق مخصوص ثواب کی نیت سے روزہ

گیا ہوں رات کے علاوہ کھایا ہی نہیں (یعنی مسلسل

روزے رکھتا رہا ہوں)۔ نبی ﷺ نے فرمایا:

تم نے خود کو سزا میں کیوں مبتلا کر رکھا ہے؟ پھر

فرمایا: تم صبر کے مہینہ (رمضان) کا روزہ رکھو، اور ہر

مہینہ میں ایک روزہ رکھو۔ انہوں نے عرض کیا: اور

اضافہ کر دیجیے، کیونکہ مجھ میں مزید روزے رکھنے کی

طاقت ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: پھر دو دن روزہ رکھ لیا



رکھنا درست نہیں ہے، فتاویٰ دارالعلوم دیوبند میں حضرت مولانا مفتی عزیز الرحمن صاحب رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:  
”ستائیسویں رجب کو جسے عوام ”ہزارہ کاروزہ“ کہتی ہے، اور اس کے روزے کے ثواب کو ہزار روزوں کے برابر تصور کرتی ہے، اس کی کچھ اصل نہیں ہے۔“  
رجب کے کونڈے:

عوام میں رائج غلط رسوم میں ایک اصلاح کن رسم کونڈے کی ہے، جس کے لیے ۲۲ رجب کا دن مختص کیا گیا ہے، اور مختلف من گھڑت پس منظر بیان کر کے اس کے اثبات و جواز کی کوشش کی جاتی ہے، جس میں کثیر العیال فقر و فاقہ میں گرفتار شخص کی زندگی کی حضرت جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ کے نام پر کونڈے تیار کرنے کی برکت سے معاشی فراخی و انقلاب کی جھوٹی داستان کو بیان کیا جاتا ہے، جبکہ درحقیقت روافض کی جانب سے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی وفات پر خوشی کے اظہار کے لیے ایک حیلہ اختیار کیا جاتا ہے، لہذا مسلمانوں کو ایسی رسومات سے احتراز کرنا چاہیے۔ رب العزت سے دعا ہے کہ وہ ہمیں اپنے فضل و کرم سے نبی ﷺ کے بیان کردہ صحیح نفع و فکر سمیت اپنے احکامات پر عمل پیرا ہونے اور دوسروں تک ان کو پہنچانے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

عائشہ صدیقہ

## روز کا معمول بنائیں

- 1- روزانہ ایک دیسی ڈلی لہسن ضرور کھائیں۔ 2- ناشتے میں ابلے ہوئے انڈے کا استعمال لازمی کریں۔ 3- ناشتے کے وقت ایک سیب کا استعمال کریں۔ 4- گھی کی روٹی کی بجائے خشک روٹی استعمال کریں۔ 5- دن میں 12 گلاس پانی ہر صورت پیئیں۔ 6- ایک دن چھوڑ کر تخم ملنگہ یا اسپنغول چھلکا کا استعمال کریں۔ 7- ادراک۔ سونف۔ دار چینی۔ پودینہ۔ چھوٹی الائچی۔ تمام چیزیں تھوڑی مقدار میں لیں۔ زیادہ نہ لیں۔ انکا تھوہ بنا کے ایک ایک کپ پیئیں۔ آدھا لیٹروں ملا لیں۔ ایک دن چھوڑ کر ایک دن پیئیں۔ 8- روزانہ پانچ یا سات کھجوریں کھائیں۔ 9- صبح کے وقت بھگو کے رکھے ہوئے بادام چھیل کر کھائیں 12 عدد۔ 10- بوتل اور ڈبے والے juices ترک کر دیں۔ بہت نقصان دہ ہیں۔ ان کی جگہ گھر میں Fresh juice بنا کر پیئیں۔ 11- روزانہ اپنے ہاتھ کی ہتھیلیوں اور پاؤں کے تلووں پر تیل لگا کر سوئیں۔ ناف میں تین قطرے تیل ڈالیں۔ کافی بیماریوں سے محفوظ رکھتا ہے!
- 12- تلاوت قرآن پاک، پانچ وقت نماز پابندی سے پڑھیں اور جو تھوڑا سا وقت جب بھی ملے اللہ کا ذکر کریں۔۔۔ تمام امت مسلمہ کے لئے دعائے خیر کریں!!! اللہ آپ کیلئے آسانیاں فرمائے آمین۔



# خواتین کے مسائل

کہ میری عمر رفتہ رفتہ کم ہو رہی ہے اور برف کی طرح پگھل رہی ہے، وہ

دارالافتاء الإخلاص  
مفتی عقیل منیر صاحب

کس بات پر خوشی منائے؟ بلکہ اس سے پہلے کہ زندگی کا سورج ہمیشہ کے لیے غروب ہو جائے، آخرت کے لیے کچھ تیاری کرنے کی تمنا اس کو بے قرار کر دیتی ہے، اس کے پاس وقت کم اور کام زیادہ ہوتا ہے، اس لیے مسلمانوں کے لیے نیا سال وقتی لذت یا خوشی کا موقع نہیں، بلکہ گزرتے وقت کی قدر کرتے ہوئے آنے والے لمحات زندگی کے صحیح استعمال کرنے کے عزم و ارادے کا موقع ہے۔

منگنی کی دعوت (فتویٰ نمبر: 3947)

سوال: مفتی صاحب! وضاحت فرمادیں کہ شریعت میں منگنی کی دعوت کا کیا تصور ہے؟  
جواب: واضح رہے کہ منگنی کی تقریب کے موقع پر نام و نمود کے لیے مختلف قسم کی فضول خرچیوں، رسوم و منکرات اور معاصی کے ساتھ باقاعدہ دعوت کے اہتمام کو ترک کرنا لازم ہے، البتہ ان چیزوں کے اہتمام کے بغیر اگر دو خاندانوں کے درمیان رشتہ داری کے معاملات طے کرنے کے لیے فریقین کے چند افراد جمع ہو جائیں، اور ان کے لیے دعوت کا انتظام کیا جائے تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ (الموسمۃ الفقھیۃ الکویتیۃ: (کلمۃ: الدعوت، ثانیاً: الدعوت (الی الطعام)، التظفل علی الدعوت، 20/336، الکویت)



نئے عیسوی سال (New Year) کی آمد پر خوشی منانا اور مبارکباد دینا (فتویٰ نمبر: 3062)  
سوال: نئے عیسوی سال کی مبارکباد دیتے ہوئے

"Happy New Year" کہنا کیسا ہے؟  
جواب: واضح رہے کہ مسلمانوں کے لیے ہجری سال مقرر ہے، جو محرم الحرام سے شروع ہوتا ہے اور اسی سے ہمارے تشخص کا اظہار ہوتا ہے، جبکہ عیسوی سال کی آمد پر غیر مسلم خوشیاں مناتے ہیں، جن کی مشابہت سے ہمیں منع کیا گیا ہے، چنانچہ جناب رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے: "جس نے کسی قوم کی مشابہت اختیار کی تو وہ انہی میں سے ہے" (سنن ابوداؤد، حدیث نمبر: 4031) لہذا اس موقع پر "Happy New Year" کہنے سے اجتناب کرنا چاہیے۔

اس موقع پر ہم مسلمانوں کو دو کام خصوصی طور پر کرنے چاہئیں: (۱) ماضی کا احتساب (۲) آگے کا لائحہ عمل۔ ہر آنے والا نیا سال خوشی کے بجائے ایمان والے شخص کو بے چین کر دیتا ہے، کیونکہ اس کو اس بات کا احساس ہوتا ہے





یہ دنیا کے مختلف ممالک کے بہترین کہاوتیں ہیں۔

کرتے ہیں" (امریکی کہاوت)  
(8): "دوسروں کی غلطیاں ہمیشہ ہماری  
غلطیوں سے زیادہ واضح ہوتی ہیں" (روسی کہاوت)  
(9): "تمہاری قناعت تمہاری نصف خوشی  
ہے" (اطالوی کہاوت)

(1): "جو اپنے پڑوسی کے گھر کو ہلاتا ہے، اس کا اپنا گھر  
گر جاتا ہے" (سوئس کہاوت)  
(2): "اگر کوئی شخص پیٹ بھر کر کھالے تو

(10): "ہر انسان اپنی تقدیر

خود بناتا ہے" (انگلش کہاوت)

(11): "اپنے دماغ کو علم سے

لیس کرو، بہتر ہے کہ جسم کو زیورات

سے سجاؤ" (چینی کہاوت)

(12): "خود

پسندی جہالت کی پیداوار

ہے" (اسپین کہاوت)

(13): "وہ محبت جو

تحفوں پر انحصار کرے، ہمیشہ

بھوکی رہتی ہے" (انگلش کہاوت)

(14): "اس عورت سے ہوشیار رہو جو اپنی

فضیلت کے بارے میں بات کرتی ہے اور اس مرد سے جو

اپنی دیانت داری کے بارے میں بات کرتا ہے"

(فرانسیسی کہاوت)

(15): "اپنی بیوی کو محبت دو اور اپنی ماں کو اپنا

راز بتاؤ" (آئرلینڈ کہاوت)

# بہترین کہاوتیں



ام حسن

اسے روٹی کا ذائقہ محسوس  
نہیں ہوتا" (اسکاٹ لینڈ  
کہاوت)

(3): "اگر تم

مسکرانا نہیں جانتے تو دکان نہ

کھولو" (چینی کہاوت)

(4): "اچھی شکل سب سے مضبوط

سفارش ہے" (انگلش کہاوت)

(5): "نیکی کرنا احسان فراموش کے ساتھ ایسا

ہے جیسے سمندر میں عطر ڈالنا" (پولینڈ کہاوت)

(6): "اگر تم کسی قوم کی ترقی دیکھنا چاہتے ہو تو

اس کی عورتوں کو دیکھو" (فرانسیسی کہاوت)

(7): "ہم اکثر چیزوں کو ان کی حقیقت سے

مختلف دیکھتے ہیں کیونکہ ہم صرف عنوان پڑھنے پر اکتفا



پیدائش ماں باپ کے کندھے جھکا دیتی ہے۔ ساجدہ کے ساتھ بھی ایسا ہی ہوا۔

بڑی بہن کی رخصتی کے دن قریب آرہے تھے شادی میں صرف ایک مہینہ رہ گیا تھا لیکن ساجدہ کے

لئے ابھی رشتہ کا انتخاب نہیں ہو رہا تھا۔ باپ کی نیندیں اڑی ہوئی تھیں کہ دعوت ناموں پر دونوں بیٹیوں کی شادی

ہے۔ لیکن رشتہ ابھی تک نہیں ہوا۔ آخر کار شادی

میں سترہ دن رہ گئے تھے کہ رشتہ کا

انتخاب ہو گیا۔ لوگ بظاہر اچھے تھے لیکن

اتنی قلیل مدت میں کسی کو کیا پرکھا جاسکتا ہے۔ لیکن یہ بھی

حقیقت ہے کہ کبھی جانچنے کے لئے ایک لمحہ ہی کافی ہوتا ہے اور کبھی صدیاں بھی کم پڑ جاتی ہیں۔ ساجدہ چلی گئی پیادیس۔

کچھ دن تو سکون سے گزرے کہ بکرے کو بھی

ذبح کرنے سے پہلے خوب کھلایا یا جاتا ہے اور ناز نخرے

اٹھائے جاتے ہیں۔ زندگی گزر رہی تھی کہ عورت کی

تکمیل اور محبت آشکار کرنے والا لمحہ قریب آ گیا ساتواں

مہینہ لگ گیا تھا کہ ساجدہ کی ماں بیٹی کی وداعی رخصتی

کے لئے اس کے سسرال کے گھر پر تھی۔

آج بھی گاؤں بلکہ شہروں میں بھی اکثر بیٹی کے

پہلا بچہ کی پیدائش میکہ گھر میں کروانے کا رواج ہے۔

ساجدہ کی ماں بھی اسے لینے گئی تھی۔ "کوئی ضرورت نہیں

یہ داستانِ خونچکاں جو میں سنانے جا رہی ہوں

ایک مظلوم اور معصوم عورت کی ہے۔ جس کو صرف اس

بات کی سزا ملی کہ اس کا دل محبتوں کا پیاسا تھا اور محبت بھی

ایسی جو ہر رشتہ کے لئے بلا تخصیص تھی خود غرضی

کی ملاوٹ سے پاک۔ لیکن اس محبت کے

پیکر کو خود غرضی ہی کی

آگ کھا گی... آہ..

آج سے

دس سال پہلے ساجدہ

کا وجود اس دنیا سے

ناپید ہو چکا لیکن

اس نورین بنت کمال

چینیں

ابھی تک زندہ ہیں۔ شاید کبھی نہ

میں۔ آج سے سترہ سال پہلے ساجدہ بڑھے ارمانوں سے

سرخ جوڑا پہن کر پیادیس کے سہانے خواب آنکھوں میں

سجائے بڑے یقین سے باپ کے گھر سے رخصت ہوئی

تھی۔ لیکن اس سرخ جوڑے میں نظر نہ آنے والی بد قسمتی

کے ایسے شعلے چھپے ہوئے تھے جو سب کچھ راکھ کر گئی۔

شاید اس کی حرماں نصیبی اسی دن سے شروع

ہو گی تھی جب سترہویں سال کی بالک عمر میں اس کا رشتہ

ڈھونڈا گیا کہ بڑی بیٹی کے ساتھ ایک اور بیٹی کا بوجھ اتر

جائے۔ بد قسمتی تو شاید وہ ساتھ لیکر ہی پیدا ہوئی تھی۔ کہ

اس معاشرے کی بیہودہ رسم و رواج میں ایک ہی بیٹی کی

# ساجدہ

## مرگنی

سچ پر مبنی تحریر



سڑک پر بس کے انتظار میں آدھا گھنٹہ گزرا تھا کہ بس کی جھلک نظر آگئی۔ ساجدہ کا ایک پاؤں بس میں تھا اور دوسرا بھی باہر کہ کسی نادیدہ ہاتھ نے اس کو چٹیا سے پکڑ کر ایسا کھینچا کہ وہ پشت کے بل پکی سڑک پر گری اس کا سر پھٹ گیا۔ لہو کا فوارہ سڑک کو رنگین کر گیا۔ عبدالرؤف ہاتھ میں بیلٹ پکڑے خشونت سے اس کی طرف دیکھ رہا تھا درد گرد سے تماشائی بھی اکٹھے ہو گئے۔ عبدالرؤف مونچھوں کو تاؤ دیتے ہوئے بے رحمی سے بولا: "تجھ کو منع کیا تھا نہیں مانی میری بات... اب دیکھ میں کیسے منواتا ہوں"

وہ سفاکی سے بیلٹ لہراتا ساجدہ کی طرف بڑھا۔ ساجدہ کی آنکھیں دہشت سے پھیل گئیں۔ گرنے کی وجہ سے پیٹ سے اٹھنے والا درد بے اختیار اس کے ہاتھ پیٹ پر لے گیا۔ ساجدہ کی چیخیں نکل گئیں جب آگ برساتا بیلٹ اس کی کمر کی کھال ادھیڑتا چلا گیا۔

پھر کیا تھا وہ وحشی تھا اس کے جنونی ہاتھ میں لہراتا بیلٹ اور ساجدہ کی کمر ساجدہ کا چہرہ ساجدہ کی دلدوز چیخیں۔ لیکن اپنے بچے کو بچانے کے لئے ہاتھ پیٹ پر سے نہیں اٹھے۔ آخر معصوم محبت ظلم برداشت کرتے ہوئے بے ہوش ہو گئی۔ وہ جاچکا تھا اپنا جنون پورا کر کے تماشائی بھی ادھر ادھر دبک گئی۔ کسی نہ کسی طرح ساجدہ باپ کے گھر پہنچ گئی۔ چار دن بعد ہوش آیا تھا لیکن مستقل بد قسمتی ساتھ لایا تھا۔

جاری ہے۔۔۔

ہے باپ کے گھر جانے کی کیا ہماری زمینیں بخر ہو گی نہیں یا ہماری بھینسوں نے دودھ دینا چھوڑ دیا جو میری اولاد تیرے باپ کے ٹکڑوں کی محتاج ہو..."

ساجدہ ہکا بکا اپنے شوہر کا منہ دیکھ رہی تھی شوہر کے سخت مزاج سے تو پہلے بھی واقف تھی لیکن ایسا سخت اور توہین آمیز رویہ پہلی بار دیکھا تھا۔ کیا کرتی شوہر سے محبت بھی تو بہت تھی۔ شوہر بیلچہ اور کسی اٹھا کر زمینوں پر چلا گیا۔ اور وہ دکھی دل کے ساتھ آنکھوں میں آنسوؤں سر جھکائے ماں کے سامنے کھڑی تھی۔

"ساجدہ تجھے پتہ ہے نا ہمارے گاؤں کی ریت ہے تیرے پہلو ٹھی کی پیدائش کا حق تیرے باپ کے گھر ہے۔ لوگ طعنے دیں گے کہ بیٹی کو گھر سے نکال کر ہی راضی تھے۔ تو چل میرے ساتھ کچھ نہیں ہوتا۔

عبدالرؤف تجھ سے محبت کرتا ہے کچھ نہیں کہتا وہ تجھ کو "پرائی وہ بہت غصے میں گئے ہیں اور "بس... اب کچھ نہیں بولنا تجھ کو۔ باپ کی عزت کا ذرا خیال نہیں؟"

اور ساجدہ ناچار تیار ہو کر ماں کے ساتھ چل دی۔ ساس اور سات نندوں کے ماتھے پر بل پڑ گئے۔

"ہمارا کلوتا بھائی... آج تک اس کے منہ سے نکلی ہوئی ہر بات پوری کی ہے۔ سوچ لے ساجدہ۔" "بہن ہمارے بھی گاؤں کا رواج ہے کہ بہو کی پہلو ٹھی اولاد سسرال میں...."

لیکن ساجدہ کو اس کی ماں بہلا پھسلا کر لے گی۔





# سیرتِ نبوی

زوجہ محمد اقبال

قسط نمبر: ۶

راجعون بس اسی طرح امالقہ میں بھی بت پرستی داخل ہوگی، امر ابن لُحی کے دل میں ناجانے کیا آئی کہ ایک نئی چیز ہے اس نے کہا ایک دو بت مجھے بھی دو تا کہ میں ان کو مکہ میں لے جاؤں اور ہم بھی اس کو کعبہ میں رکھیں گے، اس طرح سب سے پہلا بت جو امر ابن لُحی لے کر آیا وہ ہُبل تھا اس نے ہبل کو وہاں رکھا اور مکہ والوں کو بلا یا کہ دیکھو خدا مل گیا ہے، اس سے پہلے تو تم خالی گھر میں عبادت کر رہے تھے نا خدا تو نہیں تھا، اب سب اس کی عبادت کیا کریں، لوگوں نے اس کی عبادت کرنی شروع کی، اس نے باقی قبائل کو بھی بلا یا اس طرح ہر قبیلے کا

خدا بنتا چلا گیا اور سب نے عبادت شروع کر دی اس نے ایک شرط بھی رکھی کہ دیکھو تم خدا تو بناؤ مگر پتھر اور مٹی اسی شہر کی ہوگی، ہر مٹی سے نہ بناؤ، آج ہمارے ہاں ایک فرقہ بھی ایسا ہے جو اپنے ساتھ کر بلا کی مٹی لے کر چلتا ہے اور نماز میں اسی کو سامنے رکھ کر سجدہ کرتا ہے ان کا عقیدہ ہے کہ حضرت حسین نے شہید ہوتے وقت اسی مٹی پر سجدہ کیا تھا اس لیے وہ اس مٹی کو افضل مانتے ہیں اور ہر جگہ اپنے ساتھ رکھتے ہیں۔

مشرکین مکہ نے کہا مکہ کے پتھروں کا بت بناؤ انھوں نے کہا کر بلا کا بناؤ، بہر حال امر ابن لُحی نے کہا کیونکہ یہ اللہ کے گھر کی مٹی ہے مبارک مٹی ہے اسی سے اپنے بت بناؤ یہ باتیں اس کے دماغ میں آئیں اس لئے حضور پاک ﷺ نے فرمایا: مکہ میں شرک کی ابتدا کرنے والا امر ابن لُحی تھا اور حضور ﷺ نے یہ بھی فرمایا: کہ

انھوں نے امالقہ سے کہا کہ یہ سونے چاندی اور لکڑی سے بنے سب ہمارے خدا ہیں، اصل خدا تو وہی ہے بڑا مگر اس کو نہ ہم دیکھ سکتے ہیں نہ چھو سکتے ہیں نہ بات کر سکتے ہیں تو انسان کا مرکز توجہ تو ہو کوئی جو اس کو نظر آ، وہ تو ہم کو نظر بھی نہیں آتا اس لئے یہ چھوٹے چھوٹے خدا ہیں جب ہم مشکل میں ہوتے ہیں تب ہم آکر ان کو پوجتے ہیں ان کی عبادت کرتے ہیں اور پھر ان کی عبادت سے جن کی یہ تصویریں ہیں وہ ہم سے خوش ہوتے ہیں اور وہ اللہ میاں سے کہہ دیتے ہیں اور ہمارا کام ہو جاتا ہے، بت پرستی حضرت نوح کے زمانے سے چلی آرہی تھی وہ اس طرح آئی تھی کہ جب کوئی اللہ والافوت ہو گیا تو اس کی محبت میں فوٹو بنائے گئے۔

اس پر پھول لٹکائے گئے پھر پر نام شروع ہوا اور آخر میں سجدے شروع ہو گئے اسی طرح آج ہم دیکھتے ہیں کہ مسلمانوں کے گھروں میں ان کے مرشدوں کے فوٹو لگے ہوتے ہیں صبح اٹھ کر ان کی زیارت فرماتے ہیں بعض لوگوں نے قرآن کے پہلے صفحے پر اپنے مرشد کا فوٹو رکھا ہوتا ہے جب تلاوت قرآن کرتے ہیں تو پہلے مرشد کی زیارت کرتے ہیں پھر تلاوت کرتے ہیں ان اللہ وانا لہ



مجھے دکھایا گیا ہے کہ وہ اپنی آنتیں گھسیٹتا ہوا جہنم میں چل رہا ہے ابن لُحیٰ نے ہر قبیلے کو ایک تو حکم دیا کہ تمہارے بت کی مٹی مکہ شہر کی ہو اور دوسرا یہ حکم دیا کہ ہر قبیلہ جو بت بنائے اسے یہاں رکھے یعنی ہر قبیلہ کو شرف دیں گے کہ دیکھو تمہارا بت کعبہ میں موجود ہے اور اگر اس قبیلے سے لڑائی ہو جاتی تو اس کے بت کو بھی کعبہ سے نکال دیتے، انھی دنوں ایک قبیلہ کا شخص کہیں سفر پر گیا تو وہ اپنا بت لے جانا بھول گیا اور مکہ مکرمہ سے پتھر اٹھانا بھی بھول گیا، راستہ میں اس شخص کا دل چاہا کہ میں اپنے خدا کی پوجا کروں تو اسے یاد آیا کہ وہ تو میں لایا نہیں اب اس نے سوچا میرے پاس سفر میں اور کچھ تو ہے نہیں ہاں کھجوریں ہیں اس نے کھجور کی گٹھلیاں نکال دیں اور کھجور کو معجون کی شکل دے کر اس کا بت بنا دیا اور اس کی پوجا شروع کر دی بعد میں اس کو بھوک لگی تو اس نے کہا میں اپنے خدا کو کھا گیا اس نے کہا میں کیا کرتا مجھے بھوک لگی تھی پہلے میں نے ٹانگ کاٹی پھر ہاتھ کاٹا پھر منہ کاٹا پھر آہستہ آہستہ کھا گیا یہ حال تھا اس وقت جہالت کا کہ ایک آدمی اپنے خدا کو ہی کھا گیا تو یہ فطرت انسانی ہے جب بھٹکتی ہے تو پھر ایسی حرکتیں کرتی ہے۔

جاری ہے۔۔۔۔

گول بہتر رہے گا مگر یہ سب آپ کی جسمانی ضروریات ہیں جن کا تعلق براہ راست آپ کے دل اور دماغ سے ہے لیکن اس سب کے ساتھ اس بار آپ کو زندگی بہتر بنانے کے لئے مزید کوشش کرنا ہوگی۔

آپ جتنا بھی جسمانی طور پر مضبوط ہو جائیں جب تک اپنی ذہنی

صحت پہ توجہ نہیں دیں گے تب تک خاطر خواہ نتائج نہیں ملیں گے۔ ذہنی صحت کے سب سے پہلے متوازن غذا کا استعمال کریں جس میں وٹامنز کاربوہائیڈریٹس، کیلشیم اور نمکیات کی وافر مقدار موجود ہو اس سلسلے میں آپ خشک میوہ جات سے بھی اچھی خاصی مدد لے سکتے ہیں جیسا کہ پستہ، بادام کاجو، زرشک شیریں، چلغوزے اور مونگ

جیسے ہی دسمبر کا آخر آتا ہے ہر طرف نیا سال نئے گولز کا شور اٹھنے لگتا ہے۔ کوئی نئے سال میں صحت پہ توجہ کی بات کرتا ہے۔ کوئی ڈائٹنگ کا منصوبہ بناتا ہے تو باقاعدہ غذائی پلان ترتیب دینے لگتا ہے۔ کسی کے لئے ایکسرسائز پہلی ترجیح ہوتی ہے اور کوئی وقت پہ کام کرنے کی بات کرتے ہوئے

ہمیشہ کے لئے مستقل مزاج رہنے کی ٹھان لیتا ہے اور کوئی روزمرہ کی عادات تبدیل کرنے کے درپے ہو جاتا ہے۔ یہ سب چھوٹی چھوٹی صحت بخش سرگرمیاں ہیں جن پہ عمل کرنے اور اپنے معمولات زندگی میں تبدیلی کرنے سے خاطر خواہ نتائج حاصل ہوتے ہیں!

آپ دیکھ لیجیے کہ آپ کے لئے درج بالا کون سا

## نئے گولز

آمنہ باسط



العالمین کی بے پناہ نعمتوں کے شکر کا! دوسروں کے ساتھ حتی الوسع کوشش کریں کہ نرم رویہ اختیار کریں جہاں تک ممکن ہو درگزر سے کام لیں۔ یقین کیجیے آپ معاملاتِ زندگی میں جتنا دوسروں کو مار جن دیتے ہیں اتنا ہی آپ خود سکون میں رہتے ہیں! آپ کے الفاظ آپ کی انرجی اتنی ارزاں نہیں ہونی چاہیے کہ ہر چیز میں اینٹ کا جواب پتھر سے دینے لگیں۔ کچھ انتہائی نامناسب رویوں پہ چند بار خاموشی اختیار کر کے دیکھیے۔ خود کو "واللہ المستعان" (اور اللہ مددگار ہے) کہہ کر تسلی دیجیے آپ خود میں ایک نئی طاقت محسوس کریں گے ان شاء اللہ! اور اللہ پاک کی دی گئی نعمتوں کا شکر! ایک ایسی عادت ہے جو ہمیشہ نعمتوں میں برکت اور اضافے کا باعث ہے یہاں آپ کو ناصر زبان سے کلمہ شکر ادا کرنا ہے بلکہ اپنے دل سے اس شکر کو محسوس بھی کرنا ہے! اور اگر آپ سوچتے ہیں کہ میرے پاس شکر کے لئے کچھ نہیں تو ایک نظر اپنے پلے پلائے جسم پہ ڈال لیجیے گا آپ کو شکر کی ان گنت وجوہات مل جائیں گی۔

شکر کرنے کا ایک فارمولہ یہ بھی ہے کہ فوراً اس چیز کے نہ ہونے کا تصور کر لیں آپ کو سمجھ آ جائے گا کہ مذکورہ شے کے بغیر کیا عالم ہوتا؟ یہی حال آپ کے ارد گرد بسنے والے رشتوں اور انسانوں کا ہے جب ان کے ساتھ رہتے ہوئے شکر کی وجہ نہ ملے تو ایک بار ان کے بغیر رہنے کا سوچ لیجیے وہی رشتے آپ کی پہلی ترجیح اور شکر کا باعث بن جائیں گے۔

پھلی قابل ذکر ہیں۔ دودھ کا باقاعدہ استعمال آپ کو بہترین نیند لینے اور جسمانی افعال کو بہتر طور پہ انجام دینے میں نمایاں کردار ادا کرتا ہے جبکہ باقاعدگی کے ساتھ چہل قدمی اور ہلکی پھلکی ایکسرسائز لمبے عرصے تک آپ کو مضبوطی سے کھڑا رکھتی ہے۔

جہاں یہ تمام اقدامات آپ کی جسمانی صحت بہتر کریں گے وہیں ذہنی صحت بھی خوشحال ہوگی مگر اس سال آپ خود کو پرسکون رکھنے کی مشق کیجیے!

آپ کا دماغ اور دل رب تعالیٰ کی ایسی نعمتیں ہیں جن کا کوئی نعم البدل نہیں ہے۔ اسی طرح آپ اپنے دل کے ساتھ ساتھ دوسروں کے دل کا بھی خیال رکھ سکتے ہیں۔ اس کے لئے آپ خود کو مضبوط کریں ہر طرح کے رد عمل کے لئے خود کو تیار رکھیں۔ پوزٹیوٹی کو اپنا شعار بنائیں۔ دوسروں کے نامناسب رویے، الفاظ اور لہجوں کو خود پہ طاری نہ کریں۔ پچھلے تمام ادوار کے مقابلے میں آج کا انسان زیادہ مشکل حالات سے دوچار ہے۔ ہر کوئی اپنی اپنی جگہ مستقل طور پہ جنگ لڑ رہا ہے کوئی ذہنی کوئی نفسیاتی اور کوئی جسمانی...! اور تو اور آج کے معاشی حالات ہی اچھے بھلے انسان کو نچوڑ کر رکھ دینے کے لیے کافی ہیں۔ ایسے میں آپ بھی اس چاروں طرف سے گھرے ہوئے انسان کے پیچھے ہاتھ دھو کر پڑ جاتے ہیں تو سوچے پریشان حال بندہ کدھر جائے گا؟

آئیں اس سال کچھ نیا گول سیٹ کرتے ہیں۔

انسانیت کے ساتھ بھلائی کا، خود کے ساتھ رحم کا اور رب





# حقیقتِ حَسَن

خدا سے حسن نے اک روز یہ سوال کیا جہاں میں کیوں نہ مجھے تو نے لازوال کیا  
 ملا جواب کہ تصویرِ خسانہ ہے دنیا شبِ درازِ عزمِ کافسانہ ہے دنیا  
 ہوئی ہے رنگِ تغیر سے جب وہ اسکی وہی حسین ہے حقیقتِ زوال ہے جس کی  
 کہیں قریب تھا کیفیت گو قمر نے سنی فلک پہ عام ہوئی اخترِ سحر نے سنی  
 سحر نے تارے سے سن کر سانی شبنم کو فلک کی بات بتا دی زمیں کے محرم کو  
 بھر آئے پھول کے آنسو پیامِ شبنم سے کلی کا تنہا سادل خون ہو گیا نسیم سے  
 چمن سے روتا ہوا موسم بہار گیا شبابِ سیر کو آیا تھا سو گوار گیا

علامہ بانکدرا لرحمہ اللہ تعالیٰ



**تنہائی میں گناہوں سے بچنے کا آسان طریقہ یہ ہے**

**کہ دل میں اللہ تعالیٰ کا خوف پیدا کیا جائے۔** (انتخاب (ام عمر))

حضرت حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانوی فرماتے ہیں کہ گناہ چھوڑنے کا آسان طریقہ یہ ہے کہ جب کبھی گناہ کا صدور ہو جائے تو اس کے بعد فوراً دو رکعت نماز پڑھ کر توبہ کر لی جائے، اگر دوبارہ گناہ ہو جائے تو دوبارہ دو رکعت پڑھ کر توبہ کی جائے، اس عمل کو تسلسل کے ساتھ کیا جائے، چند ہی دنوں میں نفس گناہ سے باز آجائے گا، کیوں کہ نماز نفس پر بھاری ہے، نفس پر یہ بوجھ ڈالنے سے نفس کی اصلاح ہو جائے گی۔

(ماخوذ از خطباتِ حکیم الامت، ج: 28، ص: 260، ط: ادارہ تالیفاتِ اشرفیہ)



# پکوانے

میتھی کے پرائھے / خولہ بنت اسماعیل

اجزاء:

میتھی: ایک کپ (باریک کٹی ہوئی)۔ بیسن: ایک کپ۔  
آٹا: دیڑھ کپ۔ ہری مرچ: تین عدد یا حسب ذائقہ  
(باریک کٹی ہوئی)۔ ہر ادھنیا: دو چمچ (باریک کٹا ہوا)۔  
خشک ادھنیا: ایک چمچ (پیسا ہوا)۔ زیرہ: دو چمچ۔ لال  
مرچ: دو چمچ۔ نمک: حسب ذائقہ۔ گھی: ایک چمچ۔  
ترکیب:

1. تمام اجزاء کو ایک برتن میں ڈال کر اچھی طرح مکس کریں۔ مکسچر کو چیک کریں کہ یہ یکساں ہے یا نہیں۔  
2. پانی ڈال کر آٹے کو گوندھ لیں اور دس منٹ تک رکھیں۔  
3. روٹی بنائیں، پراٹھا بناتے وقت گھی زیادہ استعمال کریں اور گھی کو پراٹھے کے دونوں طرف لگائیں تاکہ وہ کرپسی بنیں۔  
4. پراٹھے کو اچھی طرح پکائیں، دونوں طرف سنہری ہونے تک پکائیں۔  
پیشکش: مزے دار میتھی کا پراٹھا چٹنی کے ساتھ پیش کریں۔

تل کے لڈو

اجزاء:

گڑ: ایک کپ (باریک کٹا ہوا)۔ سفید تل: دو کپ

- مکھن: آدھا کپ۔

ترکیب:

1. تل کو ہلکی آنچ پر 5-7 منٹ تک بھونیں، اور انہیں ہلاتے رہیں تاکہ وہ جل نہ جائیں۔  
2. کڑا ہی میں مکھن ڈال کر گرم کریں۔ جب مکھن پگھل جائے تو اس میں گڑ ڈال کر ہلکی آنچ پر پکائیں۔ جب گڑ اچھی طرح مکس ہو جائے تو تل ڈال دیں اور کچھ دیر پکائیں۔  
3. ہاتھوں پر مکھن لگا کر مکسچر کے لڈو بنائیں، انہیں گول شکل میں بنائیں۔  
4. لڈو کو کچھ دیر (تقریباً 30 منٹ) خشک ہونے دیں۔ پیشکش: مزے دار تل کے لڈو ایک مہینے تک استعمال کیے جاسکتے ہیں۔

کشمیری چائے

اجزاء:

پانی: 3 کپ۔ چائے کی پتیاں: 2 چمچ۔ دودھ: 2 کپ۔  
چینی: حسب ذائقہ۔ نمک: ایک چمچی (اختیاری)۔ پستے اور بادام: سجانے کے لیے۔  
ترکیب:

1. پانی کو ابالیں، پھر چائے کی پتیاں ڈالیں اور 10-15 منٹ تک پکنے دیں۔  
2. دودھ شامل کریں اور دوبارہ ابالیں۔ اپنی پسند کے مطابق چینی اور نمک شامل کریں۔  
3. چائے کو کپ میں ڈالیں اور اوپر سے پستے اور بادام سے سجاوٹ کریں۔